فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۶ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۳۱ ہجرت ۱۳۴۱ھش | ۳۱ مئی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۲۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بدظنی بہت بُری چیز ہے یہ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے

اگر انسان اس سے بچنے کی کوشش نہ کرے تو بالآخر وہ خدا تعالیٰ پر بھی بدظنی شروع کر دیتا ہے

"فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنونِ فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بدظنی بہت بُری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد ۲ ص ۱۰۴)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ضعف اور بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مشرقی پاکستان کے ساحلی اضلاع میں شدید طوفان

ڈھاکہ ۳۰ مئی۔ محکمہ موسمیات ڈھاکہ نے صوبہ کے ساحلی اضلاع پر جس طوفان کی پیشگوئی کی تھی وہ ساحلی علاقوں سے گزر گیا۔ طوفان سے بچنے کے لئے چاٹگام۔ نواکھالی اور باریسال میں پہلے سے ہی حفاظتی تدابیر کی گئی تھیں۔ کئی روز سے موسم خشک تھا۔ پرسوں ۷ بجے شام کو زبردست طوفان آیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ کے طوفان کے بعد موسلا دھار بارش ہوئی جو کافی دیر تک ہوتی ...

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کل دن بھر پرسوں کی نسبت قدرے بہتر رہی۔ اینما کے بعد کچھ سُدا خارج ہوا جس سے قدرے فرق پڑ گیا لیکن آج رات تکلیف پھر زیادہ ہوگئی۔ پیٹ میں بندھن کی وجہ سے تناؤ بڑھ گیا اور بے چینی کے باعث رات نیند بھی نہیں آسکی۔ کل ٹمپریچر بھی زیادہ ہو گیا تھا۔ آج صبح بھی طبیعت ویسی ہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مسٹر حفیظ الرحمن نے وزیر خزانہ کے عہدے کا حلف اٹھا لیا

ڈھاکہ ۳۰ مئی۔ مرکزی حکومت کے سابق وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمن نے کل مشرقی پاکستان کے نئے وزیر خزانہ کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ مسٹر حفیظ الرحمن نئے آئین کے تحت مشرقی پاکستان کے پہلے وزیر ہیں۔ گورنر مسٹر غلام فاروق نے ایک مختصر تقریب میں حلف لیا۔ اس موقعہ پر اعلیٰ افسر قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان اور سفارتی نمائندے موجود تھے۔

چیئرمین واپڈا واشنگٹن روانہ ہوگئے

کراچی ۳۰ مئی۔ طاس دریائے سندھ کی متبادل تعمیرات کے سلسلہ میں ہونے والے کام کی رفتار کا جائزہ لینے کے لئے عالمی بنک کا جو اجلاس ... ہو رہا ہے اس میں شرکت کے لئے مسٹر غلام اسحاق چیئرمین واپڈا مغربی پاکستان اور مسٹر ... یوسف سکرٹری سنٹرل انڈسٹریل واشنگٹن روانہ ہو گئے

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار النصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ مئی ۶۲ء

لا المھدی الا عیسیٰ

(ابن ماجہ)

ہفت روزہ "ایشیا" مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۶۲ء میں گفت و شنید کے زیر عنوان ایک مضمون "مہدی اور مسیح علیہ السلام" کے موضوع پر کسی "الراعی" دواخانہ بہاولپور کی طرف سے شائع ہوا ہے اس مضمون میں مضمون نگار یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مہدی علیہ السلام اور مسیح علیہ السلام جن کی آمد کی خوشخبری مسلمانوں کو دی گئی ہے ایک ہی شخصیت نہیں ہیں بلکہ دو جداجدا شخصیتیں ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں :۔

"امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام متفق علیہ عقیدہ ہے کہ مہدی اور مسیح ایک ہی شخص کے دو نام نہیں ہیں جیسا کہ مرزائی اقلیت کا عندیہ ہے بلکہ دو شخصیتوں کے دو نام ہیں ایک کا لقب مہدی ہے جو امت محمدیہ کا ایک فرد ہوگا اور دوسری شخصیت کا لقبی نام مسیح ہے جو بنی اسرائیل کا ایک فرد ہوتے ہوئے امت محمدیہ میں نازل ہو کر مہدی علیہ السلام کے ماتحت بطور مشاغل یا لبرتی وزیر اعظم کام کریگا چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ کی عظمت شان کو بہ پیشگوئی کے طور پر بیان کرتے ہوئے فرمایا

"کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم" (بخاری)

تم کیسے خوش قسمت ہوگے جب کہ ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔"

یعنی تمہاری عظمت وحشمت اس وقت نقطۂ عروج پر ہوگی جب کہ مسیح علیہ السلام ابوقت نزول من السماء اپنے ساتھ آسمانی برکات وطیبات لاکر تم کو ان سے بہرہ اندوز کریگا اور مہدی علیہ السلام اپنی فضائل ومحاسن تمہارے لئے ارزاں کرے گا گویا کہ اس وقت زمین وآسمان کی برکتیں جمع ہوں گی اور محمدی لوگ اس سے متمتع ہو رہے ہوں گے"
(ایشیا ۳۰/۵/۶۲ ص ۲۳)

اپنی اس بات کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے کچھ منطقیانہ دلائل بھی پیش کئے ہیں جن کی حقیقت ابھی کھل جائے گی

مندرجہ بالا اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مضمون کے نزدیک (اول) امام مہدی علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام ایک ہی وقت میں مسلمانوں میں موجود ہوں گے۔ (دوم) اس وقت مسلمانوں میں زمین اور آسمان کی برکتیں جمع ہوں گی حالانکہ مضمون نگار کے استاد مولانا مودودی اپنے کتابچہ میں بیان فرماتے ہیں کہ مسلمان اسوقت تنزل کی حالت میں ہوں گے چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

"اب اگر کوئی شخص مشرق وسطے کے حالات پر ایک نگاہ ڈالے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے پس منظر میں ان کو دیکھے تو وہ فوراً یہ محسوس کریگا کہ اس دجال اکبر کے ظہور کے لئے اسٹیج بالکل تیار ہوچکا ہے جو حضور کی دی ہوئی خبروں کے مطابق یہودیوں کا "مسیح موعود" بن کر اٹھے گا فلسطین کے بڑے حصے سے مسلمان بے دخل کئے جا چکے ہیں اور وہاں اسرائیل کے نام سے ایک یہودی ریاست قائم کر دی گئی ہے۔ اس ریاست میں دنیا بھر کے یہودی کھنچ کھنچ کر چلے آرہے ہیں امریکہ برطانیہ اور فرانس نے اس کو ایک زبردست جنگی طاقت بنا دیا ہے یہودی سرمایہ کی بے پایاں امداد سے یہودی سائنسدان اور ماہرین فنون اس کو روز افزوں ترقی دیتے چلے جارہے ہیں اور اس کی یہ طاقت گردوپیش کی مسلمان قوموں کیلئے ایک خطرۂ عظیم بن گئے ہیں
(رسالہ ختم نبوت مصنفہ مودودی صفحہ ۵۸/۵۹)

خیر اس بات کو جانے دیجئے تعجب خیز بات یہ ہے کہ صاحب مضمون سارے مضمون میں زور تو اس بات پر لگا رہے ہیں کہ یہ دکھائیں کہ ان دونوں بزرگوں کی وجہ سے ایک ہی وقت میں مسلمان زمین اور آسمان کی برکتوں سے مشرف ہونگے اور یہ حالت تعجب انگیز ہوگی چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

"کیف" کا لفظ تعجب کے لئے آیا ہے اور پھر اس بات پر تعجب کیا گیا ہے کہ امت محمدیہ کا کتنا اونچا مقام ہے کہ ایک اسرائیلی نبی امت محمدیہ کے ایک فرد کے ماتحت رہ کر خدمت اسلام کا فریضہ ادا کر رہا ہے یعنی ایسے دو افراد جن کا ایک جگہ پر جمع ہونا از قبیل محالات تھا ایک جگہ پر جمع ہو کر پورے اتفاق واتحاد سے ایک کام کر رہے ہیں اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہمہ تن ساعی وکوشاں ہیں جیسا کہ آیت ذیل میں دو گواہوں کے باہمی اتفاق واتحاد پر تعجب کیا گیا ہے۔

فکیف اذا جئنا من کل امۃ
بشھید وجئنا بک علی
ھؤلاء شھیدا۔

پس کیسی حیران کن حالت ہوگی جبکہ ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور تجھ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے یعنی یہ دونوں گواہ اپنی شہادت میں متحد ومتفق ہوں گے جیسا کہ حدیث بالا میں مسیح اور مہدی کے متفق و متحد ہونے کا تذکرہ ہے۔" (ایشیا لاہور ۳۰ مئی ۱۹۶۲ء ص ۲۳)

آپ جب یہ لکھ چکے تو قضا کے فرشتہ نے قلم پکڑ لیا اور ان سے آگے یہ لکھوا دیا کہ

"بہرحال واضح ہوگیا کہ مسیح اور مہدی دو ہیں ایک نہیں :۔

کیف تھلک امۃ انا اولھا
والمھدی اوسطھا والمسیح
آخرھا"

وہ امت کس طرح ہلاک ہوگی جس کے شروع میں میں ہوں درمیان میں مہدی ہے اور آخر میں مسیح ہے۔

یعنی امت محمدیہ کی ابتدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ مہدی اور مسیح کو دو شخص ماننے میں ہے دونوں کو ایک قرار دینے میں نہیں ہے"۔
(ایشیا صفحہ ۲۳ ۳۰ مئی ۱۹۶۲ء)

اس طرح آپ نے خود ہی اپنے تمام مضمون پر پانی پھیر دیا ہے یعنی آپ کی آنکھ کھل گئی۔ اور وہ تمام خواب جس میں دو شخصیتوں کے جمع ہونے سے مسلمانوں کیلئے آسمانی اور زمینی برکات کا شرف آپ کو نظر آرہا تھا یکدم ختم ہوگیا اور امام مہدی علیہ السلام تو امت کے وسط میں رہ گئے اور مسیح علیہ السلام کا نزول امت کے آخر میں جا پڑا۔ وسط امت اور آخر امت ایک زمانہ تو کسی طرح نہیں ہوسکتا جب امام مہدی علیہ السلام وسط امت میں ہوں گے اور مسیح علیہ السلام آخر امت میں تو ظاہر ہے وہ اکٹھے کسی طرح نہیں ہوسکتے اور نہ مسیح علیہ السلام جو اسرائیلی نبی ہیں امام مہدی علیہ السلام کے ماتحت وزیر اعظم بن سکتے ہیں اور نہ آسمان اور زمین کی برکتیں اکٹھی ہوسکتی ہیں اس طرح آپ نے حدیث

کیف انتم اذا نزل ابن مریم
فیکم وامامکم منکم

کی جو تشریح کی ہے وہ تمام کی تمام نہ صرف غلط ہو جاتی ہے بلکہ خود یہ حدیث بھی (نعوذ باللہ) بے معنی بن کر رہ جاتی ہے اور فیکم اور منکم کی جو ہنڈی کی چندی آپ نے نکالی ہے وہ لاطائل ثابت ہوتی ہے اب مندرجہ ذیل احادیث پر بھی غور فرمائیے

کیف تھلک امۃ انا اولھا
والمھدی اوسطھا والمسیح
آخرھا۔ (ابن ماجہ)

یعنی وہ امت (محمدیہ) کیسے تباہ ہوسکتی ہے جس کا اول میں ہوں اور آخر ابن مریم۔

(۲) یوشک من عاش منکم ان
یلقی عیسے ابن مریم اماما مھدیا
حکما عدلا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱)

یعنی ابن مریم ہی امام مہدی اور حکم وعدل ہونگے،

(۳) لا المھدی الا عیسیٰ (ابن ماجہ باب شدۃ الزمان)

ان احادیث کو سامنے رکھ کر حدیث

"کیف انتم اذا نزل عیسے ابن مریم فیکم و امامکم منکم" کی تشریح کیجئے تو کسی قسم کا تضاد نہیں پایا جائیگا اور حدیث کے معنے صاف ہو جائینگے یعنی ابن مریم جب تم میں ظہور کریں گے تو وہ تم میں سے ہی تمہارے امام ہوں گے کہیں باہر سے نہیں آئیں گے اس حدیث سے یہ استنباط کیا جاسکتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اور ابن مریم علیہ السلام نہ صرف ایک زمانہ میں ہوں گے بلکہ ایک شخصیت کے دو نام ان کی دوگونہ شخصیت کی وجہ سے ہوں گے ایک پہلو سے آپ امتی ہوں گے اور دوسرے پہلو سے آپ مثیل مسیح ہوں گے یعنی آپ کا طریق اشاعت اسلام کا وہی ہوگا جو حضرت عیسے علیہ السلام کا طریق تھا آپ نبی ہوں گے مگر صاحب شریعت نبی نہیں ہوں گے بلکہ آپ کو نبوت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی یعنی صحیح معنوں میں آپ کا امتی ہونے کی وجہ سے آپ کے فیض سے ملے گی آپ صرف بشیر و نذیر اور غیر تشریعی غیر مستقل بروزی اور ظلی نبی ہوں گے یعنی آپ کو نبوت آپ کے اپنے اعمال کی وجہ سے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی وجہ سے آپ ہی کے دین کی اشاعت کے لئے عطا ہوگی تاکہ آپ آخری زمانہ میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے بطور جرنیل کے مسیح الدجال اور یاجوج ماجوج کی فوجوں کا مقابلہ کریں آپ کے عہد میں مذہب کے لئے جنگ ختم ہو جائے گی اس لئے آپ پرامن ذرائع سے جو آپ کے عہد میں وافر ہو جائیں گے اسلام کی تبلیغ واشاعت کریں گے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے نہ صرف زبان سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ عملاً کسر صلیب اور قتل خنزیر کے کام کا آغاز کیا صلیب اور خنزیر مسیحیت اور مغربی الحاد کو ظاہر کرتے ہیں جن کو پیشگوئیوں میں مسیح الدجال اور یاجوج ماجوج کے نام دیئے گئے ہیں۔ چونکہ دشمنان اسلام کے یہ دو بڑے گروہ ہیں یعنی موجودہ مسیحیت اور الحاد کے پیرو اس لئے ان دونوں کے مقابلہ کی نسبت سے آپ کو بھی پیشگوئیوں میں دو نام دیئے گئے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ آپ نہ صرف کسر صلیب کریں گے بلکہ قتل خنزیر بھی آپ ہی کریں گے اس لئے کہ صلیب جو موجودہ مسیحیت کا نشان ہے اور ناپاکی یعنی خنزیر جو الحاد کا نشان ہے ایک ہی قسم کی قوموں میں اس طرح خلط ملط ہوگا کہ گویا وہ ایک ہی سانپ ہے جس کے دو منہ ہیں جن سے وہ پھنکار پھنکار کر اسلام یعنی حقیقی مذہب کو جھلس دینا چاہتا ہے۔

اس کام کا آغاز جو مسیح موعود علیہ السلام نے سرانجام دیا ہے خود مسیح موعود علیہ السلام نے کر دیا ہے اور ایک جماعت کھڑی کر دی ہے جو آپ کے وصال کے بعد آپ کے نقوش قدم پر اور آپ کے بتائے ہوئے طریقوں اور آپ کے علم الکلام کے ذریعہ ساری دنیا میں جہاد اکبر کر رہی ہے جماعت احمدیہ نے آپ کے خلفاء خاص کر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں مغرب ومشرق کے تمام کناروں پر اسلامی مشن قائم کر دیئے ہیں اور اپنی بے بساطی کے باوجود مغرب کی مسیحی اور ملحد اقوام کی بے پناہ دولت اور مادی ذرائع کے مقابلہ میں یقینی فتح حاصل کرتی چلی جارہی ہے کفر کی زمین لمحہ بہ لمحہ کٹ رہی ہے اور اسلام کا پرچم روز بروز اونچا ہوتا جارہا ہے۔ اس چھوٹی سی جماعت کا اتنا بڑا جہاد اپنوں اور بیگانوں کے لئے باعث تعجب ہو رہا ہے چنانچہ اس ضمن میں سینکڑوں حوالے الفضل اور دوسرے اخبارات میں پیش کئے گئے ہیں اور ہر روز اسلام کے لئے کوئی نہ کوئی فتح کا پیغام لاتا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی ابھی فوج اسلام کے لئے حاصل کر رہی ہے۔

جماعت احمدیہ نے اپنے جہاد سے مغربی اقوام کے مزاجوں کو متزلزل کر دیا ہے اور متعصب پادریوں اور مستشرقین نے اسلام کے خلاف صلیبی اور خنزیری اقوام میں جو پراگندہ صدیوں سے جاری کر رکھا تھا اس کی دھجیاں فضا میں بکھیر دی ہیں جہاں ایک طرف اہل صلیب لرزہ براندام ہیں تو دوسری طرف اہل الحاد بے دل ہو رہے ہیں۔ (باقی صفحہ ۴ پر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تکمیلِ توحید

از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۶۲ء کو لجنہ اماء اللہ سرگودہا کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ سیرت النبیؐ میں حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ ایم۔ اے حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ و صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

"الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر ہے کہ تو نے ہم کو اپنی پہچان کا آپ راہ بتایا اور اپنی پاک کتاب کو نازل کر کے فکر اور عقل کی غلطیوں کو خطاؤں سے بچایا اور درود و سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفےٰ اور ان کی آل اور اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا۔ وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلا سے چھوڑایا۔ وہ نور اور نور افشاں کہ جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا۔ وہ حکیم اور معالج زمان کہ جس نے بگڑے ہوئے دلوں کا راستی پر قدم جمایا وہ کریم اور کرامت نشاں کہ جس نے مُردوں کو زندگی کا پانی پلایا وہ رحیم اور مہربان جس نے کہ امت کے لئے غم کھایا اور درد اٹھایا وہ تعلیم اور بے نفس انسان کہ جس نے بندگی میں سر جھکایا اور اپنی ہستی کو خاک سے ملایا وہ کامل موحد اور بحر عرفان کہ جس کو صرف خدا کا جلال بھایا۔"

اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم (براہین احمدیہ حصہ اول صہ ۸)

"اگر خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں کو غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ تمام نبی یہی سکھاتے آئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک مانو اور اس کے ساتھ ہماری رسالت پر بھی ایمان لاؤ۔ اسی وجہ سے اسلامی تعلیم کا ان دو فقروں میں خلاصہ تمام امت کو سکھلایا گیا کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ" (حقیقۃ الوحی صہ ۱۱۱)

ہر نبی نے توحید کی تعلیم دی

بے شک زمین و آسمان کی ترتیب اور دنیا کے انتظام پر گہری نظر ڈالنے والا سمجھ جاتا ہے کہ ان سب کا پیدا کرنے والا کوئی خالق ضرور ہونا چاہیئے لیکن "چاہیئے" اور "ہے" میں بہت بڑا فرق ہے۔ صرف "چاہیئے" سے انسانی دل تسلی نہیں پاسکتا جب تک وہ مشاہدہ نہ کرلے کہ واقعی ہے ہمیں بتانے کے لئے کہ واقعی خدا ہے جس نے اس دنیا کو پیدا کیا اور جو ازل سے اپنے بندوں کی ربوبیت کرتا چلا آیا ہے۔ اور کرتا چلا جائے گا انبیاء آتے رہے ہیں۔ ہر قوم میں نبی آئے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر (سورۂ فاطر)

اور ہر نبی نے توحید کی تعلیم دی۔ گو وہ انبیاء اپنے اپنے ملکوں اور اپنے مخصوص زمانوں کے لئے تھے لیکن سب انبیاء اپنے متبعین کو یہی تعلیم دیتے رہے کہ ایک خدا کو مانو اور ہماری نبوت پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ نبوت پر ایمان لائے بغیر اور نبی کی کامل پیروی کے بغیر زندہ خدا کے وجود پر ایمان لانا ناممکن ہے یہ نبی کا بابرکت وجود ہی ہوتا ہے جو نشانات کے ساتھ دنیا کو خدا کے وجود کا یقین دلاتا ہے۔ ہر نبی نے دنیا کو توحید کی تعلیم دی لیکن نبی کا زمانہ گزر جانے کے بعد دنیا توحید کی تعلیم کو بھولتی رہی۔ اور اس دنیا میں شرک پھیلتا رہا۔ کسی قوم میں دو خداؤں کی پرستش ہونے لگی۔ کسی میں تین خداؤں کی عبادت کی جانے لگی۔

توحید حقیقی کیلئے رسول کریمؐ پر ایمان لانا ضروری ہے

عرب میں شرک اس قدر پھیلا کہ خانہ کعبہ میں ہی ۳۶۰ بت تھے۔ شرک اختیار کرکے عرب قوم میں اتنی جہالت پھیلی کہ وہ عام اخلاق بھی بھول گئے شراب پیتے تھے۔ جوا کھیلتے تھے بدکاری کرتے تھے اور اپنے ان بدافعال کا علی الاعلان تذکرہ فخریہ طور پر کرتے تھے۔ عورت کا احترام تو بجا عورت ورثہ میں تقسیم کی جانے لگی۔ اکثر خاندان لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی گلا گھونٹ کر مار دیتے تھے۔ بات بات پر لڑائی جھگڑا جو اتنا طول پکڑ جاتا تھا کہ برسوں لڑائیاں جاری رہتی تھیں۔ ایک دوسرے کا خون کر دینا معمولی بات تھی۔ غرض کوئی عیب اور کوئی برائی ایسی نہ تھی۔ جو عرب میں پھیل نہ چکی ہو۔ خالق حقیقی اور مخلوق کے درمیان تاریک پردے حائل ہوچکے تھے اور دنیا اپنے خالق و مالک کو بھول چکی تھی۔ ایک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دردمند دل تھا جو ان برائیوں کو دیکھ کر خون کے آنسو روتا تھا۔ جو مخلوق خدا کو تاریکی کے گڑھے سے نکال کر نور کی طرف لانا چاہتا تھا جو اپنے رب کے حضور رہروقت سجدہ ریز تھا کہ ہدایت کا راستہ ملے آخر خالق حقیقی کی غیرت جوش میں آئی۔ تاریکی اور غفلت کے پردے چاک ہوگئے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہُوا۔

قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر

اے محمد رسول اللہ تو کھڑا ہو جاؤ اور دور دور جا کے لوگوں کو ہوشیار کر اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے پاس رہنے والے لوگوں کو پاک کر اور شرک کو مٹا ڈال۔

آپ کے ذریعہ دنیا کو پھر اپنے خالق و مالک اور زندہ خدا کا علم ہوگیا اور بھولی بھٹکی دنیا پھر آستانہ الوہیت پر آگری اللّٰھم صل علیٰ محمد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتے ہیں۔

جہ المھیمن ظاھر فی وجھہ وشئونہ لمعت بھذا الشان

اس کے چہرہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ اور اس کی شان سے خدا کی شان نمایاں ہوگئی

یہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ توحید حقیقی کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے۔ نبی جو جڑھ توحید کی ہے اگر اس کے وجود کو ایمان سے علیحدہ کردیا جائے تو توحید پر ایمان بھی قائم نہیں رہ سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ اور ہماری طلب میں کوشش کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں۔ انہی کے لئے ہمارا قانون قدرت ہے کہ ہم ان کو اپنی راہ دکھلا دیا کرتے ہیں۔ سو خدا کی راہ میں اوّل قربانی دینے والے نبی ہیں۔ ہر ایک اپنے لئے کوشش کرتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام دوسروں کے لئے کوشش کرتے ہیں لوگ سوتے ہیں اور وہ ان کے لئے جاگتے ہیں لوگ ہنستے ہیں اور وہ ان کے لئے روتے ہیں اور دنیا کی رہائی کے لئے ہر ایک مصیبت کو بخوشی اپنے پر وارد کر لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کرتے ہیں کہ تا خدا تعالیٰ کچھ ایسی تجلی فرماوے کہ لوگوں پر ثابت ہو جائے کہ خدا موجود ہے اور مستعد دلوں پر اس کی ہستی اور توحید منکشف ہو جائے تاکہ وہ نجات پائیں۔ پس وہ جانی دشمنوں کی ہمدردی میں مرتے ہیں اور جب انتہاء درجہ تک ان کا درد پہنچتا ہے

پیارے امام کی پیاری باتیں

وہ کونسا احمدی ہے جو اپنے پیارے امام کی پیاری باتیں سننے اور پڑھنے کے لئے بے تاب نہیں رہتا۔ آپ کی اس پیاس کو

"الفضل"

بہت حد تک دور کر سکتا ہے کیونکہ اس میں آپ کے پیارے امام کی پیاری باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

آج ہی الفضل خریدنے کا بندوبست کیجئے (مینیجر الفضل)

اور ان کی دردناک آہوں سے جو مخلوق کی رہائی کے لئے ہوتی ہیں آسمان پُر ہو جاتا ہے تب خدا تعالیٰ اپنے چہرہ کی چمک دکھلاتا ہے اور زبردست نشانوں کے ساتھ اپنی ہستی اور اپنی توحید لوگوں پر ظاہر کرتا ہے پس اس میں شک نہیں کہ توحید اور خدا دانی کی متاع رسول کے دامن سے ہی دنیا کو ملتی ہے بغیر اس کے ہرگز نہیں مل سکتی اور اس امر میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھایا کہ ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی تھی ان کو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے ان کے آگے روحانی اعلیٰ درجہ کی غذائیں اور شیریں شربت رکھ دیئے ان کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا اور پھر مہذب انسان سے کامل انسان بنایا اور اس قدر ان کے لئے نشان ظاہر کئے کہ ان کو خدا دکھلا دیا اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انھوں نے فرشتوں سے ہاتھ ملائے یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی امت کی نسبت ظہور میں نہ آئی کیونکہ ان کے صحبت یار ناقص رہے ...

پس میں ہمیشہ ہی تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں ... وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے ... ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ اور اس کے نور سے ملی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی۔ صفحہ ۱۱۴)

آنحضرتؐ کا احسانِ عظیم

ہمارے آقا اور سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساری دنیا پر یہ ایک احسان عظیم ہے کہ آپ نے دنیا کو شرک کی لعنت سے چھڑایا اور دنیا کو حقیقی توحید کی تعلیم دی۔ حضور نے تن تنہا تمام دنیا میں توحید کا ڈنکا بجا کر ہمارے لئے اولوالعزمی کا ایک جیتا جاگتا نمونہ قائم کر دیا۔ آپؐ نے دنیا سے لا الٰہ الا اللہ منوانے میں کفار سے ان گنت تکالیف اور مصیبتیں اٹھائیں کون سی تکلیف تھی جو آپ کو نہ دی گئی ہو کون سا وار تھا جو آپ پر نہ کیا گیا ہو جو لوگ آپ پر ایمان لاتے ان کو اذیتیں دی جاتیں غلاموں کے سینہ پر کھڑے ہو کر ناچا جاتا تپتی ہوئی سڑکوں پر ان کو باندھ کر کھینچا جاتا آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو نجاست آپ کے جسم اطہر پر رکھ دی جاتی آپ سے بائیکاٹ کیا گیا آپ پر حملے کئے گئے وطن سے نکالے گئے اور یہ سب تکالیف آپ نے صرف حقیقی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے برداشت کیں توحید کو دنیا میں قائم کرنے کی اتنی لگن تھی کہ خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔

کہ اے محمد رسول اللہ کیا تو اس غم سے اپنے تئیں ہلاک کرے گا کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے

توحید کی خاطر مشکلات و مصائب

آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کو ابتدائے اسلام میں جو تکالیف اٹھانی پڑیں ان کا ایک مجمل خاکہ پیش کرنے کے بعد کسی قدر تفصیل سے بیان کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کی خاطر مسلمانوں اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنی تکلیفیں اٹھانی پڑیں لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالےٰ کی زندہ ہستی پر ایمان اس قدر ان کے دلوں میں راسخ ہو چکا تھا کہ ان کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہ ہوتی

زبیر بن العوام قبیلہ اسد کے ایک نوجوان تھے ایمان لانے کی وجہ سے ان کا چچا ان کو چٹائی میں لپیٹ کر ان کی ناک میں آگ کا دھواں دیا کرتا تھا کہ خدائے واحد کی پرستش سے باز آجائیں

عبد اللہؓ بن مسعود کے متعلق روایت ہے کہ اسلام لانے کی وجہ سے قریش نے ان کو عین صحن کعبہ میں مار مار کر ہلکان کر دیا۔

ابوذر غفاریؓ کو قریش نے اتنا مارا کہ قریب تھا کہ جان سے مار ڈالتے مگر عباس بن عبد المطلب نے یہ کہہ کر چھڑا دیا کہ یہ شخص بنو غفار سے ہے اور یہ قبیلہ تمہاری تجارت کے راستہ میں ہے اگر ان کو پتہ چل گیا تو وہ تجارت کے لئے تمہارا راستہ روک دیں گے

غریبوں کمزوروں اور غلاموں کا ان سے بھی بدتر حال تھا امیہ بن خلف کے ایک حبشی غلام بلال بن رباح تھے جن کو اسلام کی نعمت مل جانے اور خدا تعالےٰ کے راستہ میں قربانیاں دینے کی وجہ سے ساری اسلامی دنیا آج حضرت بلالؓ کہتی ہے امیہ ان کو دوپہر کے وقت مکہ کی پتھریلی زمین پر جو آگ کی طرح تپتی تھی ننگا کر کے زمین پر لٹا دیتا تھا اور بڑے بڑے پتھر ان کے سینہ پر رکھ دیتا تھا اور پھر کہتا تھا کہ ایک خدا کی پرستش کرنے سے باز آجا۔ بلال عربی نہ جانتے تھے صرف اتنا کہتے "احد احد" یعنی اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے۔ خواہ تم میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دو میرا ایمان ایک خدا پر ہی ہے یہ جواب سن کر امیہ اور طیش میں آجاتا اور ان کے گلے میں رسہ ڈال کر مکہ کی پتھریلی گلی کوچوں میں گھسیٹتا جس سے ان کا سارا جسم خون سے تر بتر ہو جاتا مگر ان کی زبان پر "احد" "احد" کے سوا اور کوئی لفظ نہ آتا حضرت ابو بکرؓ ان پر اس قدر ظلم ہوتا ہوا دیکھ کر برداشت نہ کر سکے اور آپ نے ایک گراں قیمت پر ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔

خبابؓ ایک نو مسلم تھے ان کو قریش نے پکڑ کر دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹا دیا اور ایک شخص ان کے سینے پر چڑھ گیا تاکہ آپ اٹھ نہ سکیں کوئلے جل جل کر راکھ بن گئے مگر خبابؓ کے ایمان کو لغزش نہ ہوئی اسلام کے غلبہ کے بعد ایک دفعہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ بیان کیا اور اپنی پیٹھ کھول کر دکھائی جو زخموں کے داغوں سے سفید ہو گئی تھی۔

صرف مردوں پر ہی نہیں عورتوں کو بھی اسلام لانے کی وجہ سے ان گنت مظالم کا سامنا کرنا پڑا باوجود صنف نازک ہوتے ہوئے وہ بھی مردوں کی طرح ایمان میں ثابت قدم رہیں (باقی)

بقیہ لیڈر
صفحہ ۲ سے آگے

اس طرح جماعت احمدیہ کا جو عقیدہ ہے وہ نہ صرف قرآن اور احادیث کی روشنی میں صحیح ہے بلکہ جماعت احمدیہ اس کا ثبوت اپنے اعمال سے دے رہی ہے اگرچہ مودودی ایسے مولویوں نے جماعت احمدیہ کے راستہ میں رکاوٹیں ڈالنے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا اور آئے دن نت نئے ہتھیار لے کر راستہ روکنے کی کوشش کرتے رہے لیکن اس اندرونی اور بیرونی مخالفت کو خاطر میں نہ لاتی ہوئی جماعت احمدیہ جہاد کو کماحقہ اپنی بساط کے مطابق نہایت خوبی سے سرانجام دے رہی ہے اور اپنے اور بیگانے اس کے کام کو دیکھ کر انگشت بدنداں ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ آنیوالا آچکا ہے اب نہ کوئی الامام المہدی آئے گا اور نہ کوئی مسیح موعود آسمان سے قیامت تک نازل ہوگا ہم نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام میں وہ نشانات دیکھ لئے ہیں جن کا ذکر پیشگوئیوں میں پایا جاتا ہے جماعت احمدیہ کی فعالیت اسی یقین کی وجہ سے ہے لیکن وہ لوگ جو اور قسم کے الامام المہدی اور مسیح موعود کا انتظار کر رہے ہیں بحیثیت مجموعی ایک پاسنگ بھی جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں کام نہیں کر رہے وہ ہیں انتظار میں کہ کوئی آئے گا اور ان کے لئے تلوار سے دنیا کو فتح کرے گا اور ان کے حوالہ کر کے چلا جائیگا پاؤں توڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اشاعت و تبلیغ اسلام کے جو ذرائع مہیا کر دیئے ہیں ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا رہے البتہ کام کرنے والوں پر پھبتیاں کسنے ہی کو اپنا کارنامہ خیال کرتے ہیں اس طرح وہ نہ صرف خود کچھ نہیں کر رہے بلکہ صد و اعن سبیل اللہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اسوقت اسلام ایک دوگونہ مصیبت میں گرفتار ہے صلیب اور خنزیر اس پر حملہ آور ہے مگر ہمارے یہ دوست مقابلہ کے میدان میں نکلنے کی بجائے دشمن سے دو دو ہاتھ لڑنے والوں کے ہاتھ پکڑنے میں معروف ہیں یہ ایسا وقت تھا کہ مسلمان اپنے فقہی اختلافات اور باہمی تنازعات کو پس پشت ڈال کر اسلام کے دشمنوں کا ہر محاذ پر مقابلہ کرنے کے لئے اپنی جان اپنا مال اور اپنی اولاد کو قربان کر دیتے مگر ہو کیا رہا ہے کہ تکفیر کی فرسودہ مشین کے ٹوٹے ہوئے زنگ خوردہ پرزوں کی مرمت اور پالش ہو رہی ہے اور ٹوٹی ہوئی کمانوں سے پھوک کے تیر چل رہے ہیں جو اپنوں ہی کو زخمی اور ہلاک کرنے کے لئے چلائے جاتے ہیں سوال تو یہ ہے کہ جب آپ کے الامام المہدی اور مسیح موعود آئیں گے وہ جو کچھ کریں گے ان کا ثواب تو انہی کو ملے گا آپ کو نہیں ملے گا اس لئے غور کرنے کی جو بات ہے وہ یہ ہے کہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ خواہ کبھی آئندہ زمانہ میں ہزاروں الامام المہدی آئیں یا ہزاروں مسیح موعود آسمان سے نازل ہوں ان پر آپ کو ناز نہیں ہونا چاہیئے وہاں تو یہ پوچھا جائیگا کہ تم نے کیا کیا

لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ

ہمنے ایک شخص کے کارناموں کو دیکھ کر اس کو آنیوالا موعود مان لیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے فعالیت پیدا ہو گئی ہے اور وہ اشاعت و تبلیغ کے لئے جہاد کر رہی ہے اور مسلمہ طور پر کامیابی سے کر رہی ہے۔ نعوذ باللہ اگر غلطی سے بھی سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مسیح موعود اور الامام المہدی مان لیا ہے تو ہم کو اس کا بھی کوئی نقصان نہیں ہوا یہ ایک حقیقت ہے کہ وہی لوگ جو بیعت میں داخل ہونے سے پہلے نکمے اور بیکار تھے جماعت میں آتے ہی فعال بن جاتے ہیں اس بات کو جانے دیجئے کہ یہ آپ کی صداقت کا نہایت زبردست ثبوت ہے صرف اس امر کو دیکھئے کہ ہمنے اس "غلطی" سے اگر یہ غلطی ہے کچھ کھویا نہیں بلکہ بہت کچھ پایا ہے ہمارے ایمان کے لئے یہی کافی ہے آپ نے ہم میں فعالیت کی وہ روح پیدا کر دی ہے جو بڑے بڑے لوگ چند شخصوں میں بھی پیدا نہیں کر سکے یہ کچھ کم زندہ نہیں ہے وہ شخص جس نے ہماری دنیا اور عقبےٰ کو سنوار دیا ہے ہم اس کو اوّل المسلمین کیوں نہ مانیں اور کیوں آپ کی صداقت پر ایمان نہ لائیں؟

ماہنامہ "انصار اللہ" کا مئی ۱۹۶۲ء کا شمارہ

بیش قیمت مضامین کا دلکش مرقع

ماہنامہ "انصار اللہ" کا مئی ۱۹۶۲ء کا شمارہ اس ماہ کی ۱۵ تاریخ کو جملہ خریدار صاحبان کی خدمت میں بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا گیا تھا۔ جن صاحب کو پرچہ نہ ملا ہو وہ فوری طور پر دفتر کو اطلاع دیکر پرچہ دوبارہ منگوا سکتے ہیں۔

یہ شمارہ بھی حسب سابق بہت قیمتی مضامین پر مشتمل ہے۔ اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے روح پرور ملفوظات اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے "قربانی کی ضرورت" پر نہایت ایمان افروز رشحات قلم کے علاوہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرکۃ الآرا تصنیف "آپ بیتی" کے غیر مطبوعہ حصہ کی ایک قسط بھی ہدیۂ قارئین کی گئی ہے۔

علاوہ ازیں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد، مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب انور اور ڈنمارک کے نومسلم احمدی نوجوان مسٹر بشیر حسین ٹوبی کے قیمتی مضامین بھی اس شمارہ کی زینت ہیں۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے قرآن مجید کی روشنی میں صحت جسمانی کے طبی اصولوں پر بڑی عمدگی اور تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد نے یہ بتانے کے بعد کہ اسلامی معاشرہ میں بچے کیا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرمعارف ارشادات کی روشنی میں تربیتِ اولاد کی اہمیت کو بہت خوبی سے واضح کیا ہے۔ مکرم جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیر مطبوعہ روایات کے سلسلہ میں حضورؑ کے ایک صحابی کی بیان کردہ روایات پیش کی ہیں۔ مسٹر بشیر حسین ٹوبی نے اپنے وطن یعنی ڈنمارک میں تبلیغ اسلام کے خوشکن آغاز پر روشنی ڈالنے اور بعض مشکلات کی نشاندہی کرنے کے بعد وہاں غلبہ اسلام کے روشن امکانات کو واضح کیا ہے۔

ادارتی مقالہ میں جماعت احمدیہ کے ایک محیر العقول کارنامہ کا ذکر کر کے یورپ کے متعدد نامور اخباروں کے حالیہ تبصرے ہدیہ قارئین کئے گئے ہیں۔ عیسائی اخباروں کے یہ تبصرے احمدیت کی صداقت کے زندہ ثبوتوں میں سے ایک زبردست ثبوت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آخر میں اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ جماعت احمدیہ کے لئے اپنی بے بضاعتی کے باوجود ایسا محیر العقول کارنامہ انجام دینا کیونکر ممکن ہوا ہے اور وہ کونسی وجوہات ہیں جنہوں نے ایک چھوٹی سی جماعت کو وہ کچھ کر دکھانے کے قابل بنا دیا کہ جس پر ایک دنیا ورطۂ حیرت میں پڑی ہوئی ہے۔ اسی طرح بچوں کے صفحے میں ابابیلوں اور ایک چڑیا کا بالکل سچا اور نہایت دلچسپ و سبق آموز واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں درج کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی تائید و نصرت کی بے انداز وسعت کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔

الغرض یہ شمارہ بھی رسالہ کی تابندہ روایات کے مطابق بہت دلچسپ، مفید اور ایمان افروز مواد پر مشتمل ہے۔

سالانہ چندہ: پانچ روپے۔ ترسیل زر کا پتہ: مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اپنے پتہ سے مطلع فرماویں

کسی صاحب نے ایک کارڈ مورخہ ۲۲/۵/۶۲ وکالت مال میں بھجوایا ہے۔ لیکن وہ اپنا پتہ لکھنا بھول گئے ہیں۔ اعلان ہذا پڑھنے پر مفصل پتہ تحریر فرماویں تاکہ منظوری بھجوائی جا سکے۔ کارڈ کی عبارت حسب ذیل ہے "کثرت رائے سے ہماری جماعت نے روٹے عبدالمجید صاحب کو برائے تین سال سیکرٹری تحریک جدید چنا ہے۔ آپ منظوری دے کر مشکور فرماویں گے"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کا مقام

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کی تاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء ہے۔ اسی طرح مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۶۲ء کو آپ کی وفات پر چوّن برس بیت گئے ہیں۔ حسن اتفاق سے کل خاکسار اور عزیزم مولوی دوست محمد صاحب شاہد لاہور گئے تھے۔ ہم احمدیہ بلڈنگس میں اس مکان کو بھی دیکھنے گئے جہاں چوّن سال پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تھا۔ محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی اور احمدیہ بلڈنگس سے جناب شیخ غلام قادر صاحب ہمارے ہمراہ ہوگئے۔ جناب شیخ غلام قادر صاحب نے برانڈرتھ روڈ کی وہ دوکانیں دکھائیں جو پہلے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم کا مکان تھا اور جہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندگی کے آخری لمحات بسر فرمائے تھے۔ اب اس مکان کی شکل بھی بدل چکی ہے۔ جو گلی کمرہ اور ہال تھا اور جہاں جمعہ وغیرہ کی نمازیں اس وقت پڑھی جاتی تھیں۔ وہ سب دکانیں بن گئی ہیں۔ کمرہ میں دیواریں حائل ہیں۔ جناب شیخ غلام قادر صاحب نے بتلایا کہ یہ سب تبدیلی ۱۹۱۲ء کے بعد ہی ہوئی ہے۔ کتنا رقت انگیز یہ منظر تھا کہ گلی میں کھڑے جب شیخ صاحب موصوف بتا رہے تھے کہ اس گلی کے اوپر دونوں مکانوں کو ملانے کے لئے ایک پل ہوتا تھا۔ جہاں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے کمرہ سے نماز کے لئے آتے تھے۔ تو اس ذکر پر ان کی آواز بھرّا گئی اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ہم سب بھی خاص طور پر متاثر تھے۔

ان مقامات کو دیکھنے سے دل میں ایک درد اٹھتا ہے۔ اور دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد وہ وقت لائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن پوری شان سے کامیاب ہو۔ آمین

مجھے محسوس ہوا کہ ہمارے اس طرح جانے سے غیر مبائع احباب میں بھی اس امانت کی یادگاری اہمیت زیادہ محسوس ہونے لگی ہے۔

ربوہ میں تحریک جدید کے جلسوں کی مختصر روئداد

دیگر جماعتہائے احمدیہ کیلئے قابل تقلید مثالیں

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا ربوہ کے محلہ جات میں ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق تحریک جدید کے جلسے ۲۱ مئی سے منعقد ہو رہے ہیں۔

پہلا جلسہ حلقہ گولبازار میں بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب صدر محلہ ہوا۔ اسی روز بعد نماز مغرب مسجد محمود میں بھی اس نوعیت کا جلسہ مکرم چوہدری صاحب کی صدارت میں ہوا۔ یہ جلسے تحریک جدید کی اہمیت ذہن نشین کرانے کے لئے کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے اکثر اوقات سامعین نے متاثر ہو کر جلسہ کے دوران میں اپنی مالی قربانی پیش کر دی یا اپنی قربانیوں میں مزید اضافہ کر دیا۔ —— مسجد محمود میں اطفال کا حصہ خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے مقدس امام کی اس خواہش کا علم پا کر کہ بچوں کو بھی اس مہم میں شامل ہونا چاہیئے۔ مجموعی طور پر چار آنہ فی بچہ کے حساب سے دس روپے اپنے مربی کے ذریعہ پیش کر دئے فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

۲۵ مئی کو دارالرحمت شرقی اور وسطی کا مشترکہ جلسہ زیر صدارت مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی مسجد دارالرحمت وسطی میں منعقد ہوا اور ۲۶ مئی کا جلسہ بعد نماز مغرب مسجد غلہ منڈی میں زیر صدارت مکرم صوفی بشارت الرحمان ایم اے منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں خاکسار کی طرف سے مالی امور کی وضاحت کے علاوہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے غانا مشن کے ایمان افروز حالات سنائے اسی روز بعد نماز عشاء مسجد محلہ دارالرحمت فیکٹری ایریا میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب نے صدارت فرمائی۔ اس جلسہ نے بھی نہایت ایمان افروز نظارہ پیش کیا۔ اسلام کی اشاعت کے کام میں توسیع کی اطلاع پا کر اکثر حاضرین نے اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ پیش کیا۔ اس محلہ کے اطفال نے قربانی کا جوش دکھانے میں بڑوں کو بھی مات کر دیا۔ آٹھ آٹھ آنے اور ایک ایک روپیہ کر کے پچیس روپیہ سے بھی زائد رقم پیش کر دی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

محلہ وار جلسوں کا یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ جس کے بعد انشاء اللہ وفود کی صورت میں عہدیداران اور بارسوخ حضرات احباب جماعت کے گھروں پر جا جا کر تحریک جدید کی قربانیوں کو معیاری بنانے کی سعی فرمائیں گے۔

باہر کی جماعتیں بھی تحریک جدید کے لئے اسی طریق پر کوشش کریں۔ ۳۰ جون کو "یوم تحریک جدید" منانے کا جو اعلان کیا گیا ہے اسے صحیح معنوں میں مفید اور بابرکت تقریب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے احباب جماعت کے ذہنوں اور قلوب کو پوری طرح تیار کر لیا جائے تاکہ اس اہم "یوم" کی جو رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے وہ ٹھوس اعداد و شمار اور خوشگوار نتائج پر مشتمل ہو۔ اس "یوم" کو صرف دعاوی اور تقریروں تک محدود نہ کر دیا جائے واللہ الموفق والمستعان

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

بعض اہم تربیتی امور

۱۔ نماز باجماعت حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی نماز منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ گراں نہیں ہے اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں میں کیا ثواب ہے تو ضرور ان میں آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔
(تجرید بخاری حصہ اول حدیث ۳۷۲)

۲۔ اسلامی شعار۔ داڑھی یہ اہم اسلامی شعار ہے جو صحابہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تقلید میں اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اختیار کیا۔ خلفاء راشدینؓ نے اسی اسوۂ حسنہ نبوی کو اپنایا اور علماء امت نے اس کی پیروی کی اور موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے اس سنت کو از سر نو اپنے نمونہ سے زندہ کیا اور آپ کے خلفاء و صحابہؓ نے اس کی پابندی کی اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہر ایک سعید جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے۔ وہ اس شعار کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اسے اپناتا ہے اور اس میں فخر محسوس کرتا ہے۔

۳۔ اسلامی شعار پردہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ "انسان کو جیسے باطن میں اسلام دکھانا چاہیئے ویسے ہی ظاہر میں بھی ان لوگوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ جو انگریزی لباس کو یہاں تک اختیار کرتے ہیں۔ کہ عورتوں کو بھی اس لباس اور وضع میں دکھنا پسند کرتے ہیں۔ جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے۔ تو پھر وہ آہستہ آہستہ اس قوم کو اور پھر دوسرے اوضاع و اطوار حتّٰی کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے۔ اسلام نے سادگی کو پسند فرمایا ہے۔ تکلفات سے منع کیا ہے۔
(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم صفحہ ۵۱)

۴۔ اطاعت اطاعت کا جو شاندار نمونہ اسلامی تعلیم میں ہے۔ اس کا کوئی اور مذہب مقابلہ نہیں کر سکتا۔ نماز روزانہ پانچ وقت اطاعت کا سبق دہراتی ہے۔ امام کے ساتھ مقتدیوں کو اٹھنے بیٹھنے رکوع و سجود میں مطابقت اور تمام حرکات و سکنات میں اس کی پیروی فرمانبرداری کی ٹریننگ ہے۔ یہاں تک کہ اگر امام سے کوئی غلطی بھی ہو جائے تو اس کی اطاعت لازم ہے اور پھر درستی بھی امام کی پیروی میں ہوگی۔ یہی ضبط و نظام کی روح ہے۔ جو اسلام پیدا کرنی چاہتا ہے۔

۵۔ سچائی حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ "سچائی ایک بنیادی چیز ہے۔ اور اگر تم سچائی پر قائم رہو گے۔ تو باقی بری عادتیں آپ ہی آپ چھٹ جائیں گی۔ سچائی ایک اہم ترین چیز ہے اور انسانی قلب پر ایسی چوٹ لگاتی ہے کہ سخت سے سخت دل بھی ہل جاتا ہے" (خطبہ ۲۳/۱/۵۲ء)

۶۔ حقہ نوشی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حقہ نوشی تھی نہ سگرٹ نوشی اور نہ تمباکو خوری۔ تمباکو بدبو پیدا کرتا ہے۔ تمباکو کھانا یا اس کا دھواں کھانا اپنے اندر کوئی بھی مفید پہلو نہیں رکھتا۔ طبی تحقیقات اس کو مضر صحت قرار دیتی ہے حال ہی میں امریکہ کی ایک عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیا ہے۔ کہ سگریٹ نوشی سے کینسر پیدا ہوتا ہے۔ جو مہلک صورت اختیار کر سکتا ہے۔ اس زمانہ کے مصلح حضرت مسیح موعودؑ نے اس کو لغو قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ مومن لوگ لغو کاموں سے اعراض کرتے ہیں۔ لغویت کی حامل اہمیت اس سے بھی عیاں ہے کہ یہ بے فائدہ۔ نقصان رساں مخرب اخلاق اور فضول خرچی کی حامل بری عادت ہے۔ جبکہ تمباکو گھی سے زیادہ مہنگا ملتا ہے۔ پس یہ مومن کے شایان شان نہیں

۷۔ فیشن پرستی زمانہ حاضرہ میں فیشن پرستی کی وبا بظاہر ایک لاعلاج مرض ہے۔ اندھا دھند تقلید مادہ پرست دنیادار کہاں سے کہاں تک جا پہنچا ہے۔ نفع و نقصان پر غور کئے بغیر لوگ ایک دوسرے سے اثر لیتے ہیں۔ اور لیتے چلے جاتے ہیں۔ زر کا نقصان ہو تو ہو۔ صحت اخلاق عصمت جیسی قیمتی متاع کا ضیاع ہو تو ہو۔ مگر فیشن میں کمی نہ آنے پائے۔ آجکل کی عملی زندگی میں ایک ایسی رَو چل گئی ہے۔ جو نہ صرف غیر اسلامی ممالک کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ بلکہ اسلامی ممالک بھی اس سے متاثر ہیں۔ مگر اسلام سادگی سکھاتا ہے اور افراط و تفریط کی راہوں سے ہٹا کر اعتدال پر لاتا ہے۔ اور یہی اس وبا کے لئے تریاق ہے۔ تحریک جدید اسی سادہ زندگی کی تلقین کرتی ہے۔

۸۔ تعلیم حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔ اور یاد رکھو۔ کہ نجات وہ چیز نہیں۔ جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے۔ جو خدا سچ ہے۔ اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور

دفتر دوم کے مجاہدین کے لئے خوشخبری

انیس سال کے اختتام پر انیس سالہ سرٹیفکیٹ دئے جائینگے

سال رواں دفتر دوم کا اٹھارواں سال ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ انیس سال کے اختتام پر جملہ ایسے مجاہدین دفتر دوم کو جنہوں نے مسلسل انیس سال اس مالی جہاد میں حصہ لیا ہو گا۔ انیس سالہ سرٹیفکیٹ دئے جائیں گے۔ جو احباب دفتر دوم میں ۱۹۴۵ء کے بعد شامل ہوئے ہیں یا درمیانی سالوں میں سے کسی سال عدم شمولیت رہی ہے وہ اپنے سالوں کو اب چندہ دے کر پورا فرما سکتے ہیں۔

دفتر اول کے مجاہدین کو بھی ابتداء میں دس سالہ سرٹیفکیٹ دئے گئے تھے۔ جو بعد میں یادگاری کتاب کی صورت بھی اختیار کر گئے اسی طرح دفتر دوم کے مجاہدین کو بھی ایسی یادگاری کتاب کی امید رکھنی چاہیئے۔ اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک قابل رشک نمونہ چھوڑنے کی سعی بلیغ کرنی چاہیئے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۱۔ ضرورت اپر و لوئر ڈویژن کلرکس

اپر ڈویژن کلرکس۔ تنخواہ ۸۵-۶-۱۵۰-۱۰/۲-۱۷۵-۱۰-۲۲۵ الاؤنس مطابق شرح مرکزی حکومت۔

شرائط: بی اے۔ ۳۰ سپیڈ والے ٹائپسٹ کو یا سابقہ تجربہ والے کو ترجیح عمر ۳۰ سال

لوئر ڈویژن کلرکس: تنخواہ: ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰۔ الاؤنس مطابق شرح سنٹرل گورنمنٹ

شرائط: میٹرک سابقہ تجربہ والے اور ۳۰ سپیڈ والے ٹائپسٹ کو ترجیح عمر ۳۰ سال

درخواستیں:۔ مشتمل بکوائف ذیل معرفت: دفتر روزگار ۱۲/۶/۶۲ تک بنام اسسٹیبلشمنٹ آفیسر ڈبلیو۔ اے۔ راولپنڈی:۔ نام۔ قابلیت۔ تجربہ (چٹان ۲۵/۵/۶۲)

۲۔ داخلہ سویڈش پاکستانی انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی

واقعہ لانڈھی۔ جی پی او بکس ۱۸۶۔ کراچی

مندرجہ ذیل ٹیکنیکل میں داخلہ فرسٹ ایئر کے لئے مجوزہ فارم پر درخواستیں برائے شمولیت امتحان داخلہ ۶۲ء سے شروع ہونے والے سیشن کے لئے ۱/۷/۶۲ تک بنام آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی

۱۔ الیکٹریکل ٹکنالوجی (۲) مکینیکل ٹکنالوجی (۳) سیٹنس و مکینکس (۴) ویلڈنگ (الیکٹرک وگیس) (۵) وڈ ورکنگ (کیبینٹ میکنگ) (۶) ماڈل ورکنگ (جائنٹری) (۷) ریڈیو کو ورکشاپ

شرائط:۔ میٹرک۔ سائنس ڈرائنگ والے کو ترجیح۔ ۱/۷/۶۲ کو عمر کم از کم ۱۶ سال۔ امتحان داخلہ میں امسال کے امیدواران میٹرک بھی بیٹھ سکتے ہیں:

ڈیٹ شیٹ مراکز امتحان داخلہ

۱) کراچی ۱۲/۶/۶۲ و ۱۱-۲) لاہور ۱۲/۶/۶۲ و ۱۱-۳) سرگودھا ۲۱/۶/۶۲ و ۲۰-۴) راولپنڈی ۱۸/۶/۶۲ و ۱۶

۵) ملتان ۲۵/۶/۶۲ و ۲۳-۶) پشاور ۲۱/۶/۶۲ و ۲۰-۷) کوئٹہ ۲۱/۶/۶۲ و ۲۰-۸) حیدرآباد ۱۸/۶/۶۲ و ۱۶ مجوزہ فارم درخواست رجسٹرار انسٹی ٹیوٹ سے ۱/۶/۶۲ تک طلب ہو۔ امتحان سے قبل امتحان کے سپرنٹنڈنٹ سے بھی مل سکتی ہے۔ (ناظر تعلیم)

حالات صحابہ اضلاع ہوشیار پور و جالندھر

اس سال جلسہ سالانہ پر انشاء اللہ تعالےٰ اضلاع ہوشیار پور و جالندھر کے صحابہ پر مشتمل "اصحاب احمد" کی ایک جلد شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ وباللہ توفیق۔ ان کے اقارب مہربانی کر کے اپنے حالات مجھے یا محترم چوہدری احمد دین خاں صاحب بی اے خلف حضرت حاجی غلام محمد صاحب کریام معرفت تنکا آف بیاد لسوڑ لائکپور شہر کو بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ (مؤلف اصحاب احمد قادیان)

"آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا۔ کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے۔ کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔ اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا۔ جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۴)

قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۴۸۶۔ میں محمد ثناء اللہ ولد محمد ظفر الہٰی صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن بلاک ۹/۷ کیمپ نمبر ۱ P.A.F ملیر کراچی ۱۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ر اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ -/۲۴۳ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی فقط ۷ ر اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد ثناء اللہ۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۸۷۔ میں مشتاق احمد ارشد ولد مولوی رحیم بخش صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-2/5 کمرشل ایریا لیاقت آباد کراچی ۱۹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۲۰۰ روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۲۰ ر مارچ ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد مشتاق احمد ارشد بقلم خود۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۸۸۔ میں امینہ بیگم زوجہ محمد عبداللہ صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن 1-5/27 مسعود آباد کالونی کراچی ۲۷ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ر مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے میرا زیور صرف ایک جوڑی جھمکے طلائی وزن ۳/۴ تولہ قیمت -/۹۵ روپے ہے اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۱۸ ر مارچ ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ امینہ بیگم۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۸۹۔ میں قریشہ بیگم زوجہ سید عبدالکریم صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2-5/380 مسعود آباد کالونی کراچی ۲۷ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ر مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میرا کوئی زیور ہے۔ میرا حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ تھا جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کرکے ایک مکان مبلغ ایک ہزار روپے میں قادیان میں خریدا ہوا تھا جس میں مبلغ -/۵۰۰ روپے میرے خاوند کے تھے یعنی اس مکان میں میرا آدھا حصہ تھا وہ مکان ملکی تقسیم کے بعد قادیان میں رہ گیا تھا میں نے اس مکان کا کوئی کلیم نہیں لیا ہوا مجھے میرے خاوند سے مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی اگر اسکے بعد میں نے کوئی جائداد پیدا کی یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۱۸ ر مارچ ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ قریشہ بیگم۔ گواہ شد عبدالکریم خاوند موصیہ۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۹۰۔ میں سلطانہ بیگم زوجہ فخر الدین صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 126-F/11 ملیر ایکسٹنشن کالونی ۲۷ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ر مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۲۵ روپے ہے۔ میرا زیور کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میری اور جائداد ہے میں اپنے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۱۸ ر مارچ ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ سلطانہ بیگم۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۴۹۱۔ میں امۃ الرشید بیگم زوجہ چوہدری عبدالحمید صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن C-13/11 ملیر کالونی کراچی ۲۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ر مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۲۵۰ روپے ہے۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے ۱۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۲ ۱ تولہ ۲۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ۱/۲ تولہ۔ جملہ وزن ۲ تولہ قیمت -/۲۵۰ روپے ہے ۳۔ پازیب نقرئی ایک جوڑی وزن ۱۲ تولہ قیمت -/۲۴ روپے ہے۔ ۴۔ سلائی کی مشین ایک عدد قیمت -/۱۷۵ روپے اسکے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات اور مشین کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۱۸ مارچ ۱۹۶۲ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ بقلم خود امۃ الرشید۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسلمانوں کی طرف سے
اشاعت اسلام کی فرضیت
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

کماؤں کے علاقہ میں تین آدم خور چیتوں نے سترہ دیہاتیوں کو ہلاک کر دیا

ہمالیہ کے دامن میں پھیلے ہوئے اس علاقہ میں چیتوں نے تباہی پھیلا رکھی ہے

نئی دہلی ۳۰ مئی۔ کوہ ہمالیہ کے پھیلے ہوئے کماؤں کے علاقہ میں گذشتہ چار ماہ کے دوران تین آدم خور چیتوں نے سترہ دیہاتیوں کو ہلاک کر دیا۔ کماؤں کا علاقہ تیرہ ہزار پانچ سو مربع میل میں محیط ہے اور گھنے جنگلات سے گھرا ہوا ہے۔ ان چیتوں کو ہلاک کرنے والے شخص کے لئے ایک ہزار روپے کا انعام رکھا گیا ہے لیکن شکاریوں نے کہا ہے کہ یہ رقم ناکافی ہے۔

ایک شکاری نے کہا "کھال ہڈیاں اور پنجے تو حکومت ہی رکھ لیتی ہے" بھارت کے شکار سے متعلقہ قوانین کے تحت شکاری صرف ٹرافی یا انعام لینے کا مستحق ہے اس سلسلے میں حکومت نے جو انعام مقرر کیا ہے۔ وہ اونٹ کے منہ میں زیرہ کے مترادف ہے۔

کماؤں اترپردیش کے تین اضلاع — الموڑہ۔ گڑھوال اور نینی تال — پر مشتمل ہے۔ اس پہاڑی علاقہ کی آبادی سترہ لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ یہ علاقہ چینی مقبوضہ تبت کے عین قریب ہے۔

۱۹۲۱ء اور ۱۹۲۳ء کے درمیانی عرصہ میں شمالی کماؤں میں ایک آدم خور مادہ چیتے نے ۲۳۴ انسانوں کی جان لی۔ ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۰ء کے عرصہ میں چیتوں کے ایک جوڑے نے ۶۵ افراد کو موت کے گھاٹ اتارا۔ ۱۹۳۵ء میں ایک چیتے نے بیس آدمیوں کو لقمۂ اجل بنا دیا بعد میں اس چیتے کو جبکہ وہ سو رہا تھا ایک نوجوان شکاری نے مار ڈالا اور سب سے زیادہ جانی نقصان ۱۹۱۷ء میں ہوا۔ جبکہ دو چیتوں نے پانچ سو پچیس افراد کے خون سے اپنے پنجے رنگے +

بھارت میں طلباء کی وسیع فوجی تربیت

نئی دہلی ۳۰ رمئی۔ بھارت کی مختلف یونیورسٹیوں کے چار سو سے زائد طلباء کو ڈیرہ دون سے ۳۲ میل دور کالسی کے مقام پر وسیع پیمانہ پر فوجی تربیت دی جا رہی ہے کل ان زیر تربیت افراد نے ایک تقریبی پریڈ کی۔ یہ چار سو طلباء نیشنل کیڈٹ کور کے آفیسرز ٹریننگ یونٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے زیر اہتمام

یوم خلافت کی تقریب کے موقع پر انعامی تقریری مقابلے

ربوہ — مورخہ ۲۷ و ۲۸ مئی ۱۹۶۲ء یوم خلافت کی بابرکت تقریب کے موقع پر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں طلبہ کے انواع تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔

۱۔ پہلا مقابلہ جو ۲۷ مئی کو مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی زیر صدارت منعقد ہوا میٹرک کے معیار تک کے طلبہ کے لئے مخصوص تھا اس میں تقریروں کا موضوع "ضرورت خلافت" تھا منصف صاحبان کے فیصلے کے مطابق اس میں پرویز احمد متعلم جماعت دہم اول اور اکرام الٰہی ظفر متعلم جماعت دہم دوم قرار پائے اس مقابلے میں منصفی کے فرائض مکرم میجر غلام محمد صاحب کھوکھر، مکرم چوہدری غلام رسول صاحب بی۔اے، بی۔ٹی اور مکرم ملک سعد اللہ خان صاحب بی۔اے، بی۔ٹی نے ادا فرمائے منصف اعلیٰ میجر کھوکھر صاحب نے طلبہ کے معیار کی تعریف کی اور تقاریر پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ نیز آپ نے تقریری میدان میں طلبہ کی ترقی پر مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب کو مبارکباد دی۔

۲۔ دوسرا مقابلہ جو میٹرک سے اوپر کے معیار کا تھا اور اس میں جامعہ احمدیہ، تعلیم الاسلام کالج اور خدام الاحمدیہ کے اراکین کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی تھی مورخہ ۲۸ مئی کو بعد نماز مغرب مسجد نور میں مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا اس میں تقاریر کے لئے حسب ذیل دو موضوع مقرر تھے (۱) جماعت احمدیہ کا نظام خلافت ہی صحیح اسلامی نظام خلافت ہے یا (۲) خلافت احمدیہ کا نظام "الوصیت" کے عین مطابق ہے۔ اس مقابلہ میں منصفی کے فرائض محترم ڈاکٹر عبد البصیر پال صاحب ایم۔ ایس سی، پی ایچ۔ ڈی صدر شعبہ طبعیات پنجاب یونیورسٹی، مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف الاستاذ الجامعہ اور مکرم ناصر احمد صاحب پرویز پروازی ایم۔اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج نے ادا فرمائے۔ اس مقابلہ میں منصف صاحبان کے فیصلے کے مطابق جامعہ احمدیہ کے لئیق احمد صاحب طاہر، عطاء الکریم صاحب شاہد اور محمد عثمان صاحب چینی علی الترتیب اول، دوم اور سوم قرار دئے گئے۔

آخر میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے فن تقریر سے متعلق طلبہ کو بعض ضروری ہدایات دیں۔ بعد ازاں دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی جو مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے کرائی +

---

۵۶ لاکھ روپے کی لاگت سے کارخانے کا قیام

حیدر آباد ۳۰ رمئی۔ آج صبح سندھ انڈسٹریل ٹریڈنگ اسٹیٹ کے علاقے میں کپڑا رنگنے اور صاف کرنے کے ایک نئے کارخانے نے کام شروع کر دیا۔ اس کارخانے کے قیام پر ۵۶ لاکھ روپے خرچ آئے ہیں۔ حکومت پاکستان نے اس کارخانے کی مشینری کی درآمد کے لئے ۲۵ لاکھ روپے کا زر مبادلہ مخصوص کیا تھا۔ مشینری جاپان سے برآمد کی گئی تھی اور جاپانی ماہرین کی زیر نگرانی نصب کی گئی تھی۔

درخواستِ دعا

۱۔ میرا نواسہ رشید محمد بعمر ایک ماہ پانچ چھ روز سے بذریعہ پیٹ کی خرابی و بخار سخت بیمار ہے بہت کمزور ہو گیا ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اسکی صحت کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبد الحفیظ ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا عزیز بشیر احمد ناصر بعارضہ اپنڈکس اچانک بیمار ہو گیا ہے۔ اسے گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا ہے دو ایک روز میں آپریشن ہو گا۔ عزیز نے بی۔اے (سیکنڈ ایئر) کا امتحان بھی دینا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ آپریشن کی کامیابی اور عزیز کی کامل صحت اور لمبی زندگی کے لئے دعا کریں۔

(نصیر احمد خان ناصر حق برادرز خانپور)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ۔ راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس ۹۵ او کی اساس پر ۹ رجون ۱۹۶۲ء ۱۲ بجے دن تک سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

کام کا نام	زر بیعانہ	تکمیل کی مدت	اندازاً لاگت
سی۔ اے ڈی رسائیڈنگ حویلیاں میں دیوار پشتہ و بدررو، پلوں کی حفاظت کا کام کرنا	۷۰۰/- روپے	۶ ماہ	۳۱،۰۰۰/- روپے

۲۔ ٹنڈر جو مقررہ فارم پر ہونے چاہئیں اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر بر سر عام کھولے جائیں گے۔

۳۔ ایسے تمام ٹھیکیداران جن کے نام پہلے سے اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں۔ وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس اپنے نام ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ سے پہلے رجسٹر کروالیں۔

۴۔ ٹنڈر کی دستاویزات جو ٹنڈر فارم ٹھیکیدار کی خصوصی قواعد و ضوابط (حصہ الف اور ب) ہدایات برائے ٹنڈر اور سپیسیفکیشن (اگر کوئی ہو) بادائیگی قیمت پانچ روپے ناقابل واپسی دستخط کنندہ ذیل سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ٹھیکہ کے خصوصی قواعد پر ٹنڈر دہندہ کو دستخط کرنے ہوں گے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہیں یہ شرائط قبول ہیں۔

۵۔ زر بیعانہ ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے پیشتر ہی ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس جمع ہونا چاہیئے بغیر اسکے کسی ٹنڈر پر غور نہیں ہوگا۔

۶۔ ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرے اور کسی بھی ٹنڈر کو کلی یا جزوی طور پر قبول کر سکتی ہے۔

۷۔ شیڈول آف ریٹس سے کم یا زیادہ تین علیحدہ علیحدہ نرخ درج کئے جائیں یعنی

(الف) ارتھ ورکس کے لئے (ب) صرف لیبر کے لئے (ج) لیبر اور میٹریل کے لئے

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی)

بخدمت چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ...
اسسٹنٹ کاٹن، باٹنسٹ، زراعتی کا ...
ٹنڈو جام۔ ضلع حیدر آباد۔ (...)